آیۃ من آیات اللہ، زینتِ امت حافظ الحدیث سید المحدثین

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری

حالاتِ زندگی

پیشکش:

مجلس آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of Dawat-e-Islami

حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

خلاصہ :

امام بخاری اپنے پیش روائمہ کی آرزو اساتذہ کا فخر اور معاصرین کے لئے سراپا رشک تھے۔ ان کے زمانہ میں احمد بن حنبل، یحییٰ بن معین اور علی بن مدینی کا فن حدیث میں چرچا تھا لیکن جب آسمانِ علم حدیث پر امام بخاری کا سورج طلوع ہوا تو تمام محدثین ستاروں کی طرح چھپتے چلے گئے۔ صحیح مجرد میں سب سے پہلے انہوں نے مجموعۂ حدیث پیش کیا اور پھر کتب صحاح کی تصنیف کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

تاریخِ ولادت باسعادت و مقامِ ولادت :

ناصر الاحادیث النبویہ، و ناشر المواریث المحمدیہ، امیر المؤمنین فی الحدیث، آیۃ من آیات اللہ، زینتِ امت حافظ الحدیث سید المحدثین حضرت سیدنا امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ولادت ۱۳ شوال المکرم ۱۹۴ھ مطابق ۲۰ جولائی ۸۱۰ء شب جمعہ یا بروز جمعۃ المبارک ماوراء النہر کے مشہور شہر بخارا میں ہوئی۔

(بستان المحدثین، ص ۲۶۷، البدایہ والنہایہ، ج ۱۱، ص ۳۰)

نام، کنیت،

آیۃ من آیات اللہ، زینتِ امت حافظ الحدیث سید المحدثین امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا نام نامی اسم گرامی محمد والدِ ماجد کا اسم مبارک اسماعیل اور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کنیت ابو عبداللہ ہے۔

شجرۂ نسب :

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا سلسلۂ نسب یہ ہے : ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ البخاری الجعفی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے والد بزرگوار اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفی عظیم محدث اور ایک صالح بزرگ تھے۔ ابن حبان نے ان کو طبقہ رابعہ کے ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔ انہیں امام مالک، عبداللہ بن مبارک اور حماد بن زید جیسے یکتائے روزگار حضرات سے روایتِ حدیث کا شرف حاصل ہوا۔ (تہذیب التہذیب، ج ۱، ص ۲۷۴)

تعلیم و تربیت :

ابتدائی اور ضروری تعلیم حاصل کرنے کے بعد جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی عمر دس سال کو پہنچی تو اللہ عزوجل نے آپ کے دل میں علم حدیث کی تحصیل کا شوق پیدا کیا اور آپ نے بخارا کے درسِ حدیث میں داخلہ لے لیا، علم حدیث کو آپ نے انتہائی کاوش اور محنت سے حاصل کیا۔ متن کو محفوظ رکھا اور سند کے ایک ایک راوی کو ضبط کیا۔ دورانِ تعلیم مکتب الہامِ خداوندی سے آپ نے حفظ احادیث کیا، کہا جاتا ہے کہ اس صغر سنی کے عالَم میں آپ کو ۷۰۰۰۰ حدیثِ پاک یاد تھیں۔ ۱۶ سال کی عمر میں کتبِ مشہورہ کی تکمیل کے بعد طلبِ احادیث کیلئے آپ مکہ شریف لے گئے، پھر اس کے بعد

جہاں تک ممکن ہوسکا شوقِ احادیث میں آپ نے کئی شہروں کا سفر کیا اور تمام مشائخِ احادیث سے علم حاصل کیا، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بڑھ کر حافظِ حدیث اور علمِ حدیث کا جاننے والا کوئی نہیں دیکھا گیا ہے۔

(البدایۃ والنہایۃ، ج ۱۱، ص ۳۱)

بے مثال حافظہ:

امام بکاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بے پناہ قوتِ حافظ کے مالک تھے، ان کے حافظہ کو دیکھ کر اہلِ عقیدت کے دلوں میں صحابیٔ رسول حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ آپ کی قوتِ حفظ بیان کرنے کے لئے یہ امر کافی ہے کہ جس کتاب کو وہ ایک نظر دیکھ لیتے تھے وہ انہیں حفظ ہو جاتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ ،،بلخ،، تشریف لے گئے تو وہاں کے اہلِ عقیدت نے فرمائش کی آپ اپنے شیوخ سے ایک ایک روایت بیان کریں تو آپ نے ایک ہزار شیوخ سے ایک ہزار احادیث زبانی بیان کردیں۔

اساتذہ:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اساتذہ اور مشائخ کی تعداد بہت زیادہ ہے، انہوں نے شہر در شہر اور قریہ در قریہ جا کر علمِ حدیث حاصل کیا، امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جن جلیل القدر ہستیوں سے اکتسابِ فیض کیا ان کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے، ان میں سے حصولِ برکت کے لئے چند کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں:

[1] : امام احمد بن حنبل

[2] : علی المدنی

[3] : ابن معین

[4] : محمد بن یوسف

[5] : ابراہیم الاثعث

[6] : محمد بن سلام بیکندی

[7] : عبد اللہ بن محمد مسندی

[8] : محمد بن عروہ

[9] : مکی بن ابراہیم

[10] : معاذ بن اسد

[11] : صدقہ بن فضل

[12] : یحییٰ بن یحییٰ

[13] : محمد بن عیسیٰ

[14] : شریح بن نعمان

دینی خدمات :

آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کی دینی خدمات بے شمار اور بیان سے باہر ہیں، سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث پاک کے حوالے سے جو آپ کی خدمات ہیں وہ بڑی یاد گار ہیں،آپ سے خلقت نے احادیث سنیں اور روایت کی ہیں، امام مسلم جیسے ائمۂ حدیث آپ کے شاگردوں میں سے ہیں،آپ رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کی تصانیف میں سے بخاری شریف بڑی یاد گار ثابت ہوئی۔آپ نے بخاری شریف تصنیف فرما کر امت پر احسانِ عظیم فرمایا،اس کتاب میں آپ نے سرکار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث نقل کر کے ہم تک پہنچائیں :امام **سبکی** بخاری شریف کے بارے میں فرماتے ہیں:

امام بخاری چونکہ مدح سے بالا تر ہیں اس لئے مدح سے ان کو زینت نہیں ہوتی گویا مدح ان کے مرتبہ سے کمتر ہے۔ان کی کتاب قرآن کے بعد پہلا درجہ رکھتی ہے،وہ جامع جودینِ استوار کو محفوظ رکھتی ہے اورسنت شریعت کو بدعتوں کے حملہ سے بچاتی ہے۔)البدایۃ والنہایۃ، ج۱۱، ص۲۷٦(

اثیرالدین ابو حبان یوں مدح گو ہیں:اے احادیثِ رسول کے سننے والے تجھ کو بشارت ہوبے شک تو دنیا میں سردار اور آخرت میں فائز المرام ہوا۔آپ نے وہ جواہر تیار کئے کہ پاک نفوس نے ان سے زیور تیار کیا اور ان سے اپنے سینوں کو آراستہ کیا اور اپنے مرتبہ کو بڑھایا۔آپ کی جامع اسلام کے سر پر ایسا مرصع روشن تاج ہے کہ اس کے سبب سے سورج نے روشنی حاصل کی اور چاند نے نوریہ وہ کتاب ہے جس سے شرعِ احمدی کاراستہ ملتا ہے،پاک ہے اورسماکین اورنسترستاروں سے بھی بلند ہے۔)البدایۃ والنہایۃ، ج۱۱، ص۲۷۷(

تصانیف:

امام بخاری رحمۃاللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی کااکثر حصہ احادیث کی تلاش میں شہر در شہر سفر میں گزراہےاورانہیں کسی ایک جگہ سکون سے بیٹھ کرکام کرنے کاموقعہ بہت کم ملاہے۔اس کے باوجودانہوں نے خاطر خواہ تعداد میں تصانیف چھوڑی ہیں۔حافظ ابن حجر عسقلانی اور دیگر حضرات نے جوامام بخاری کی تصانیف گنوائی ہیں وہ یہ ہیں:

[1]: الجامع الصحیح

[2]: التاریخ الکبیر

[3]: التاریخ الاوسط

[4]: التاریخ الصغیر

[5]: کتاب الضعفاء

]6:[کتاب الکنی

]7:[الادب المفرد

]8:[جزء رفع الیدین

]9:[جزالقراۃ خلف الامام

]10:[کتاب الاشربۃ

]11:[کتاب الھبہ

]12:[کتاب العلل

]13:[برالوالدین

]14:[الجامع الکبیر

]15:[التفسیرالکبیر

]16:[المسند الکبیر

]17:[خلق افعال العباد

]18:[قضایہ الصحابہ والتابعین

]19:[کتاب الوحدان

]20:[کتاب المبسوط

]21:[کتاب الفوائد

]22:[اسامی الصحابہ

تلامذہ:

امام بخاری کے زمانہ میں بصرہ، بغداد، نیشاپور، سمرقند اور بخارا علومِ اسلامیہ کے مکز قرار دیئے جاتے تھے۔ ان شہروں میں امام بخاری بارہا گئے اور بے حساب لوگوں کو احادیث املاء جرائیں۔ بخارا سے لیکر حجاز تک امام بخاری کے تلامذہ کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اور امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے لکھا ہے کہ امام بخاری سے ایک لاکھ اشخاص نے راویت کی ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ عدد و شمار ان کے تلامذہ کا احصاء کرنے سے قاصر ہے۔ جن لوگوں نے باقاعدہ شاگردی اختیار کی اور امام بخاری کا اعتماد حاصل کیا ان میں چند کے اسماء یہ ہیں:

]1[: عمر بن محمد بجیری

[2] :ابو بکر بن ابی الدنیا

[3] :ابو بکر بزار

[4] : حسین بن محمد تبائی

[5] :یعقوب بن یوسف بن اخرم

[6] : عبد اللہ بن محمد بن ناجیہ

[7] : سہل بن شازویہ بخاری

[8] : عبید اللہ بن واصل

[9] : قاسم بن زکریا مطرز

[10] :ابو حامد اعمشی

[11] :ابو بکر احمد بن صدقہ بغدادی

[12] :ابو قریش محمد بن جمعہ

وفات ومدفن:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا وصالِ ظاہری ۲۵۶ھ، ۶۲ سال کی عمر میں یکم شوال المکرم ہفتہ کی شب بوقتِ نمازِ عشاء سمرقند کے گاؤں خرتنگ میں ہوا اور وہیں پر آپ مدفون ہیں۔ (البدایۃ والنہایۃ، ج۱۱، ص۲۷۳)

www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami